جامعہ لاہور الاسلامیہ

ہندوستان میں مدارس کا قیام۔

اسلام نے علم کی تحصیل، ترویج اور اشاعت پر جو زور دیا ہے وہ محتاج وضاحت نہیں۔ ظہور اسلام کے فوراً بعد ہی مسلمانوں نے اپنی تمام تر توجہ علم کی تحصیل اور اس کی اشاعت پر مرکوز کردی تھی۔ اسلام جوں جوں عرب اور اس کی ہمسایہ ریاستوں میں پھیلنا شروع ہوا تو مسلمانوں نے درس گاہ نبوی (صفہ) کی تقلید میں دنیا بھر میں درسگاہیں قائم کرنا شروع کیں۔ فقہاء، علماء، محدثین اور آئمہ اکرام کی پناہ گاہیں علم کے ادیار میں تبدیل ہوگئیں اور کچھ ہی عرصہ میں نور اسلام دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچ گیا۔

اپنے دور حکومت میں مسلمان جہاں بھی گئے اپنے ہمراہ نور علم لے کر گئے۔ عالم اسلام میں علم کو ضرورت ہی نہیں عبادت کا درجہ دیا جانے لگا۔ چنانچہ جب مسلمان ہندوستان میں آئے تو انہوں نے یہاں نور علم پھیلانے کے لئے بڑے بڑے مدارس قائم کئے۔ دارالحدیث رحمانیہ دھلی، جامعہ رحیمیہ دھلی، جامعہ ملیہ دھلی، دارالعلوم دیوبند اور ندوۃ العلماء لکھنؤ وغیرہ وہ مدارس ہیں جو اس دور کے بڑے بڑے محدثین اور علماء نے قائم کئے۔

پاکستان میں مدارس کا قیام اور جامعہ لاہور الاسلامیہ کا قیام۔

تقسیم ہند کے بعد مسلمانوں کے عظیم مدارس یا تو ہندوستان میں رہ گئے تھے یا ختم ہوگئے تھے۔ اس وقت ملک پاکستان میں کوئی ایسا قابل قدر مدرسہ نہ تھا جس کی بدولت اسلام کی نشرواشاعت کی جاتی اور اسلام کا پیغام لوگوں کے دلوں تک پہنچایا جاتا۔ اس بات کی اشد ضرورت محسوس کرتے ہوئے جامعہ اشرفیہ لاہور کے بعد سنہ 1953ء میں احاطہ اومنی بس ورکشاپ، گارڈن ٹاؤن، لاہور میں دارالحدیث رحمانیہ دھلی کی نسبت

سے ایک دینی ادارہ مدرسہ رحمانیہ (المعروف جامعہ لاہور الاسلامیہ) کے نام سے تعمیر کیا گیا۔ جس کے بانی ہندوستان کے مشہور و معروف محدث حافظ عبداللہ روپڑی کے چھوٹے بھائی حافظ محمد حسین روپڑی تھے جو کہ "جامعہ رحمانیہ دھلی" میں شعبہ تعلیم کے انچارج تھے اور قیام پاکستان کے وقت ہندوستان سے ہجرت کرکے پاکستان آگئے تھے۔ سنہ 1968ء میں حافظ محمد حسین روپڑی کی وفات کے بعد ان کے چشم و چراغ حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ (ملک کے مشہور و معروف دینی سکالر) نے اس مدرسہ کا نظام سنبھال لیا اور اس مدرسہ کی اصل ترقی انھی کے دور میں ہوئی۔ آپ کی شبانہ روز کوششوں کے سبب یہ درسگاہ جو کہ "گارڈن ٹاؤن" میں ایک محدود جگہ پر قائم کی گئی تھی، عالم اسلام میں بہت جلد ایک عظیم درسگاہ بن گئی۔ موجودہ دور میں اس کی حیثیت نہ صرف دینی مدرسہ کی ہے بلکہ یہ اسلام کی تبلیغ اور علوم دینیہ کی نشرواشاعت کے علاوہ اسلامی تہذیب و ثقافت کا بھی مرکز ہے۔ اس اسلامی درسگاہ سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں ان کو پورا کیا جارہا ہے۔ سنہ 1985ء میں "گارڈن ٹاؤن" کے ہی علاقے 91۔ بابر بلاک میں اس مدرسہ کا نیا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس جامعہ نے بحیثیت سربراہ اسلامی جامعات کے پاکستان کی علمی و سیاسی اور تہذیبی نشوونما پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔

جامعہ کے اہم مقاصد

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے اہم مقاصد حسب ذیل ہیں۔

(۱) اسلامی فکر کو دنیا کے گوشے گوشے تک پھیلانا۔

۲) لادینیت اور غیر اسلامی قوانین کی یلغار کا مقابلہ۔

(۳) مسلمانوں کے دینی، علمی اور تہذیبی ورثے کا تحفظ۔

(۴) قرآن حکیم، حدیث نبوی، فن حدیث اور تجوید و قرآءات (سبعہ و عشرہ) کی تعلیم کو رائج کرنا۔

(۵) انکار حدیث و انکار قرآءات (سبعہ [illegible] بدعات، اوھام، فرقہ واریت

اور مغربی قوانین اور مغربی رسم و رواج کے خلاف جہاد۔
(٦) تبلیغ دین کے لئے مبلغین کو تیار کرنا۔

یہ جامعہ کچھ عرصہ بعد ہی ملک بھر میں مقبول ہو گئی۔ اب اس جامعہ کا شمار پاکستان کی چیدہ چیدہ جامعات میں ہوتا ہے۔ ملک کے کونے کونے سے طلبہ یہاں آکر اپنے دینی شوق کی پیاس بجھاتے ہیں۔ ہزاروں طلبہ جامعہ سے فارغ ہو چکے ہیں اور وہ اندرون ملک و بیرون ملک اسلام کی نشرواشاعت کر رہے ہیں دور ہذا میں جامعہ برصغیر کی واحد درس گاہ ہے جہاں علم کے پیاسے نہ صرف سیراب ہوتے ہیں بلکہ وہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے قاری اور عصری علوم کے ماہر کی حیثیت سے کئی کئی ڈگریوں کے ساتھ دنیا کے نقشے پر ابھرتے ہیں نیز اس جامعہ کے توسط سے ان شاء اللہ قاری غیر عالم اور عالم غیر قاری کا تصور ختم ہو گا۔

جامعہ کی امتیازی خصوصیات

(۱) جامعہ کی پہلی بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے تقریباً پچاس کے قریب تمام اساتذہ اکرام آئمہ اسلام کی عظیم ترین یونیورسٹیوں کے متخرجین میں سے ہیں اور ان یونیورسٹیوں میں ایک طویل مدت گزار چکے ہیں نیز ان فاضل ہستیوں کا تعلیمی ریکارڈ سو فیصد ہے۔

(۲) جامعہ کی دوسری بڑی خصوصیت یہ ہے کہ مدیر الجامعہ نے نصاب تعلیم میں قرآن و حدیث اور ان سے متعلقہ علوم کو مرکزی حیثیت دینے کی کوشش کی ہے اور جامعہ نے ملک بھر میں علم قرآءات کے شعبے میں ایک منفرد حیثیت حاصل کر لی ہے۔

(۳) جامعہ کی تیسری بڑی خصوصیت جو کہ قابل تعریف ہے اس کے اساتذہ اکرام کا جذبہ قربانی و ایثار ہے۔ ان معزز سپہ سالاروں نے اپنی تعلیم کے بعد اپنے ملک پاکستان میں کام کرنے کو ترجیح دی حالانکہ وہ اس قابل تھے کہ ان کو عالم اسلام کی دیگر معروف یونیورسٹیوں میں اعلیٰ عہدے مل سکتے۔

(۴) جامعہ کا مدینہ یونیورسٹی سے جو گہرا تعلق ہے۔ اس کے تحت سعودی حکومت نے یہاں عظیم ترین علماء اور قراء کرام بھیجے جو مدینہ یونیورسٹی کی نسبت سے جامعہ میں اسلامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان علماء و قراء کرام میں شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ، شیخ الاسلام مولانا عبدالسلام صاحب، محترم مولانا محمد شفیق مدنی صاحب، محترم استاذ عبدالرشید خلیق مدظلہ، اور فضیلۃ الشیخ قاری محمد ابراهیم میر محمدی جیسی معزز شخصیات مبعوث ہیں۔

(۵) جامعہ کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں طلبہ کی تربیت، سیرت اور کردار سازی پر قدیم روایات کے مطابق گہرا زور دیا جاتا ہے نیز اساتذہ و طلبہ سادہ زندگی کے چاہنے والے ہیں اور سادگی کی بدولت ہی ایثار ممکن ہے۔ جامعہ کے اساتذہ و طلبہ کی یہ خصوصیت قابل تعریف ہے کہ انہوں نے کفایت شعاری کی تعلیم کو اپنے اہم مقاصد میں شامل کر رکھا ہے۔

(٦) جامعہ کی ایک اور بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس جامعہ نے ماشاء اللہ اسلامی تعلیم و تدریسی علوم کے علاوہ علمی تحقیقی مقام حاصل کر لیا ہے اس جامعہ کے مشہور و معروف شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ اور مدیر محترم حافظ عبدالرحمٰن مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ بہت سے فتوے جاری کر چکے ہیں نیز اس جامعہ کے اساتذہ اکرام اور فارغ التحصیل طلبہ اسلامی دنیا کے مسائل اور ان کے حل کے متعلق کئی کتابیں تصانیف کر چکے ہیں اور اس جامعہ کی فاضل شخصیت قاری المقری محمد ابراهیم میر محمدی حفظہ اللہ تعالیٰ جو کہ سعودی عرب میں دس سال علم قرءات پڑھتے رہے اور جن کی تلاوتیں سعودی ریڈیو پر مختلف لہجوں میں نشر ہوتی تھیں اور ہو رہی ہیں۔ نیز جنہوں نے دنیا میں پہلی مرتبہ "ملک فہد کمپلیکس" (مجمع ملک فهد) میں امام نافع مدنیؒ کے راوی "ورشؒ" کی روایت میں قرآن حکیم کی تلاوت کی وہ ملک پاکستان اور عرب ممالک میں اپنے فن کے اعتبار سے بلندپایہ حیثیت رکھتے ہیں۔

یہ درس گاہ برصغیر کی ان دیگر معروف درس گاہوں کی صف اول میں شامل ہوتی ہے جن کی طرف ذوق علم رکھنے والے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں کھنچے چلے آتے ہیں اور علم دین کی دولت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ اس وقت جامعہ میں سینکڑوں طلبہ علم دین حاصل کر رہے ہیں نیز دور سے آنے والے طلبہ کے لئے رہائش کا بھی انتظام ہے۔ اب تقریباً چھ سو طلبہ جامعہ میں رہائش پذیر ہیں جن کو قیام و طعام، کتب اور دیگر ضروری ضرورتوں کی سہولتیں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔ اس جامعہ کا سالانہ بجٹ چالیس لاکھ روپے سے زیادہ ہے۔

جامعہ کا نصاب اور مدارج تعلیم۔

الحمدللہ جامعہ اپنے نصاب کے اعتبار سے پاکستان میں ایک مثالی درسگاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا فارغ التحصیل علم دین، علم تجوید و قرآءات اور عصری علوم کا ماہر ہوتا ہے۔ جامعہ کے نصاب کو وفاق المدارس السلفیہ کے نصاب میں کچھ ترامیم کرکے مدینہ یونیورسٹی کے نصاب کے ہم آہنگ رکھا گیا ہے۔ جامعہ کا نصاب وہی ہے جسے عرف عام میں درس نظامی کہا جاتا ہے اور اس نے تعلیمی مدارج کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، جن کی تکمیل آٹھ سال کے محدود عرصہ میں ہوتی ہے۔

یہاں بائیس سے زائد علوم کی تعلیم دی جاتی ہے جن میں قرآن کا ترجمہ، تفسیر قرآن، اصول و تاریخ تفسیر، علم الحدیث، قرآءات القرآن (سبعہ و عشرہ) تفسیر و اصول حدیث، عقائد، فقہ، اصول فقہ، علم الفرائض، نحو اور صرف وغیرہ شامل ہیں۔ بعد ازاں (شام کی شفٹ میں) نصاب میں انگریزی، معاشرتی علوم، سائنس و جغرافیہ، ریاضیات، کمپیوٹر ٹریننگ اور دیگر جدید علوم شامل کئے گئے ہیں تاکہ یہاں کا فارغ التحصیل ان جدید علوم کے ذریعہ جدید زمانے کے ساتھ چل سکے اور بے فکری سے اسلام کی خدمت کرسکے۔

جامعہ کے مخصوص شعبے

جامعہ لاہور الاسلامیہ کے تحت فی الحال درج ذیل شعبہ جات مصروف عمل ہیں:

(ا) جامعہ رحمانیہ۔

یہ تعلیمی ادارہ جامعہ ہذا کی بنیاد ہے۔ اس کے تحت مندرجہ ذیل شعبے ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے مخصوص ہیں۔

(i) **کلیہ الشریعہ والعلوم العربیہ:** جامعہ رحمانیہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ جس میں عصری قانون سے اسلامی شریعت کی طرف پیش رفت کے سلسلے میں اہم کڑی ہے جس میں صبح کی پہلی نشست میں دینی و عربی علوم بشمول فاضل عربی کی تیاری کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

(ii) **کلیہ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ:** تجوید و قرآءات کا منفرد ادارہ ہے۔ جس میں اسلامی شریعت کے ساتھ ساتھ تجوید و قرآءات (سبعہ و عشرہ) کے علاوہ علم قرآءات سے متعلقہ تمام علوم کی بھرپور تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا فاضل عالم اسلام میں ایک بڑے قاری اور عالم کی حیثیت سے ابھرتا ہے۔ پہلی نشست کے حفاظ طلبہ دوسری نشست میں کلیۃ القرآن الکریم سے متعلقہ علوم سے استفادہ کرتے ہیں۔ اس ادارے کے تحت ایک تحریک بھی مصروف عمل ہے۔ جو فتنہ انکار قرآن و انکار حدیث کی روک تھام کے لئے کام کر رہی ہے نیز اس تحریک کے تحت مختلف علاقوں میں محافل قرآءات کا بھی انتظام کیا جاچکا ہے تاکہ عوام الناس کے دلوں سے قرآن و انکار حدیث و قرآءات (سبعہ و عشرہ) سے متعلق شبہات کو ختم کیا جاسکے نیز اس سال شریعت کالج کی طرف سے بھی مختلف اصلاحی جلسوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

(iii) **مدرسۃ الازہر و مدرسۃ الزہراء** بچوں کے لئے قرآن کریم کے حفظ و ناظرہ مع تجوید کا ایک مثالی سلسلہ ہے جس میں تین مقامات پر تقریباً دس ماہرین تحفیظ قرآن کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔

اس طرح بچیوں کے لئے بھی مدرسہ الزہراء قائم کیا گیا ہے جہاں بچیوں کو ناظرہ و

حفظ کروایا جاتا ہے۔ اس ادارہ کے تحت طالبات کے چند مدارس بھی ہیں جہاں ان کو درس نظامی پڑھایا جاتا ہے اس کے علاوہ عورتوں کے لئے قرآن و حدیث اور عربی زبان سیکھنے کے لئے جامعہ کے بارہ مراکز مصروف عمل ہیں۔

(iV) **سوشل سائنسز کالج:** جامعہ جہاں دینی علوم میں ایک اہم مقام حاصل کر رہا ہے وہاں وہ طلبہ کو دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کی طرف بھی راغب کر رہا ہے جس کے تحت شام کی شفٹ میں عصری علوم کی تعلیم دی جاتی ہے عصری علوم میں میٹرک تا بی۔اے اور اس سال ایم۔اے کی کلاسوں کا بھی اجراء کیا جا رہا ہے۔ جس میں اسلامی شریعت کے طلباء کے لئے کالج میں حاضری ضروری ہے۔

(V) **درجہ تخصص:** اس درجہ میں اعلیٰ دینی تعلیم اور عربی زبان کی مہارت کے علاوہ کمپیوٹر کی اعلیٰ ٹریننگ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ جسے سعودی وزارت تعلیم نے ریاض، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی اسلامی یونیورسٹی کے فضلاء کے مساوی تسلیم کر کے مذکورہ جامعات میں مزید اعلیٰ تعلیم کا اہل قرار دیا ہے۔

(Vi) **المعهد العالی للشریعه والقضاء:** قانون دانِ حضرات کی شرعی تعلیم اور عدلیہ کے لئے ماہرین کی تیاری کا تربیتی ادارہ ہے جس میں ایل ایل بی یا ایم۔اے عربی و اسلامیات کے سند یافتہ حضرات کو اعلیٰ تعلیم دے کر اعلیٰ ڈپلومہ کے لئے سعودیہ بھیجا جاتا ہے۔

(۲) مجلس التحقیق الاسلامی۔

یہ علماء شریعت و قانون اور ماہرین تعلیم کی مشاورتی کونسل ہے جو کہ جامعہ کے عظیم منصوبے کی تکمیل کے علاوہ تحقیق و تصنیف اور ترجمہ و اشاعت کا کام بھی سرانجام دیتی ہے نیز ملک میں پیش آنے والے مسائل اور حادثات کو حل کرنے کے لئے مشاوراتی اجلاس بھی بوقت ضرورت طلب کرتی ہے۔ اس وقت تک یہ متعدد اہم علمی اور بنیادی کتب کے تراجم و اشاعت کا اہم کام کر چکی ہے۔ آج کل یہ چودہ سو سال قبل

عہد نبوی سے لے کر آج تک کے اسلامی عدالتی فیصلوں کو جمع کرنے کا اہم کام سرانجام دینے میں مصروف عمل ہے۔

(۳) مکتبہ رحمانیہ

ملک کے عظیم مکاتب میں سے ایک ہے۔ جس میں تقریباً بیس ہزار کے نزدیک کتب اسلامی کا ذخیرہ موجود ہے۔ جہاں اساتذہ اور طلباء اپنی تحقیقی پیاس بجھاتے ہیں اور مختلف تحقیقات پر مہر ثبت کرتے ہیں۔

(۴) اسلامک کمپیوٹر ریسرچ سینٹر۔

کمپیوٹر سے اسلامی تحقیق و تعلیم میں خاطر خواہ فائدہ اٹھانے کے لئے مختلف اہداف پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اسی طرح دنیا بھر میں کمپیوٹر پر اسلام کے سلسلے میں جن اہم خطوط پر کیا جاچکا ہے ان کا بھی اہم ذخیرہ اکٹھا کر رہی ہے۔ مکتبہ رحمانیہ کی کتب کو رحمانیہ کمپوزنگ سینٹر سے کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔ نیز بے شمار رسالے اور جرائد کی یہاں اعلیٰ پیمانے پر کمپوزنگ کی جاتی ہے۔ مستقبل قریب میں اس کام کو وسیع بنیادوں پر چلانے کا پروگرام ہے۔

(۵) رحمانیہ کیسٹ لائبریری۔

اس لائبریری میں بین الاقوامی شہرت یافتہ و عالمی اعزازات کے حامل تقریباً تمام قراء کرام (بشمول آئمہ حرمین مقدسہ) اور عظیم ترین قراء اکرام کی تراویح اور سٹوڈیو کے مکمل قرآن کریم کے کیسٹ موجود ہیں۔ قرآن کریم کی مختلف لہجوں میں تلاوت اور انگریزی کے علاوہ اردو ترجمہ کے بھی مکمل قرآن آڈیو کیسٹوں میں موجود ہیں۔ نیز مختلف قرآءات میں مکمل قرآن بھی موجود ہیں۔ اسی طرح اندرون و بیرون ملک مبلغین کرام کی تقاریر اور مناظرے بھی محفوظ ہیں۔ نیز مدیر الجامعہ کے علمی موضوعات پر قانون دان حضرات کو تربیتی لیکچرز کا ضخیم ریکارڈ موجود ہے اس کے ساتھ ساتھ مختلف فتنوں کی

تردید پر مشتمل خطبات کا اہم ذخیرہ بھی موجود ہے۔

جامعہ کے دیگر ادارے۔

اس جامعہ کے تحت مختلف جگہوں پر مردوں کی دینی تربیت کے لئے ایک "یوتھ ونگ" بھی قائم ہے۔ اسی طرح جامعہ کے تحت "شعبہ طب و صحت" کے تحت طلباء و نادر مریضوں کا مفت علاج کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اس طرح جامعہ کے تحت بعض "انڈسٹریل ہوم" بھی موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دکھی انسانوں کی خدمت کا کوئی موقعہ جامعہ نے نہیں چھوڑا۔ چنانچہ جامعہ کے تحت مختلف فنڈز اکٹھے ہوتے ہیں جو سیلاب زدگان و مجاہدین کو خود نگرانی میں بھیجے جاتے ہیں اس طرح جامعہ ضرورت مندوں کے لئے قرضہ جات فراہم کرنے میں بھی مدد و معاون ثابت ہوتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ اس جامعہ کو دن دگنی رات چگنی ترقی فرمائے اور اس کے عاملین کو دنیا و آخرت میں نعم البدل عطا فرمائے۔ (آمین)